Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

یوم ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰	۲۵ رجب ۱۳۹۶ھ ۲۴ وفا ۱۳۵۵ ہش ۲۴ جولائی ۱۹۷۶ء	نمبر ۱۶۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ وفا جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں اہم دینی اغراض سے کچھ عرصہ کے لئے ملک سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کا حافظ و ناصر ہو حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے اور حضور کامیابی اور صحت و عافیت کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔ آمین

ربوہ ۲۴ وفا حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ آج صبح یکدم آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی مگر جلد ہی دور ہوگئی اس وقت شدید ضعف اور بے چینی ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد والحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۲۳ وفا آج جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے ارشاد پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں احیائے دین اور اقامت شریعت کا مفہوم واضح کرتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی کہ اللہ تعالیٰ کے مامور اس لئے لوگوں کو دین کی مدد کے لئے دعوت دیتے ہیں تاکہ وہ بھی آسمانی فیوض اور خدائی انعامات سے متمتع ہوں۔

آپ نے سیّدالمعصومین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پڑھ کر سنائی اور پھر اس کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تقویٰ سے زندگی بسر کرنے، قناعت کو اختیار کرکے اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بندے بننے کی نصیحت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ مومن کو دوسروں کے لئے بھی وہی چاہنا چاہیئے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے اور اچھا مسلمان وہی ہے جو اچھا ہمسایہ اور پڑوسی ثابت ہو وقت کو ضائع نہ کرے اور نیکی پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جائے۔

نماز جمعہ پڑھانے سے قبل آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و عافیت، حضور کے سفر کے کامیاب اور بابرکت ہونے اور بخیریت واپس آنے کے لئے احباب کو دعا کی تحریک فرمائی۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے

اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ انسان بے دست و پا ہو کر بیٹھ رہے مومن کو چاہیئے کہ ہمیشہ جدّ وجہد کرتا رہے

"یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست و پا ہو جاتا ہے، نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے سُستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا۔ حدیث میں عمارہ بن خزیمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے میرے باپ کو فرمایا کہ تجھے کس چیز نے اپنی زمین میں درخت لگانے سے منع کیا ہے تو میرے باپ نے جواب دیا کہ میں بڈھا ہوں کل مر جاؤں گا۔ پس اس کو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تجھ پر ضرور ہے کہ درخت لگائے۔ پھر میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ خود میرے باپ کے ساتھ مل کر ہماری زمین میں درخت لگاتے تھے۔ اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عجز اور کسل سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ سُست نہ بنو۔ اللہ تعالیٰ حصولِ دُنیا سے منع نہیں کرتا بلکہ حسنۃ الدُّنیا کی دُعا تعلیم فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ انسان بے دست و پا ہو کر بیٹھ رہے بلکہ اس نے صاف فرمایا ہے ولیس للانسان الّا ما سعٰی۔ اِس لئے مومن کو چاہیئے کہ وہ جدّ وجہد سے کام کرے۔ جس قدر مرتبہ مجھ سے ممکن ہے یہی کہوں گا کہ دُنیا کو مقصود بالذّات نہ بنا لو دین کو مقصود بالذّات ٹھہراؤ اور دُنیا اس کے لئے بطور خادم اور مرکب کے ہو۔ دولت مندوں سے بسا اوقات ایسے کام ہوتے ہیں کہ غریبوں اور مفلسوں کو وہ موقع نہیں ملتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں خلیفۂ اوّلؓ نے جو ملک التجّار تھے مسلمان ہو کر لانظیر مدد کی اور آپ کو یہ مرتبہ ملا کہ صدیق کہلائے اور پہلے رفیق اور خلیفۂ اوّل ہوئے۔"

(الحکم ۱۶، اگست ۱۹۰۰ء)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ

الفضل

مورخہ ۲۴ ماہ وفا ۱۳۵۵ھ

۲۴ جولائی ۱۹۷۶ء

استغفار اور تسبیح و تحمید کی اہمیت

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کی مبارک تحریک کے سلسلہ میں جماعت کے سامنے دُعاؤں اور عبادات کا جو خصوصی رُوحانی پروگرام پیش فرمایا ہے اس میں درود شریف کے علاوہ استغفار اور تسبیح و تحمید کا روزانہ کم از کم تینتیس تینتیس بار وِرد بھی شامل ہے۔

استغفار کے معنے بالفاظ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ ہیں کہ:۔

"خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ کے اندر لے لے۔ یہ لفظ غفر سے لیا گیا ہے جو کہ ڈھانکنے کو کہتے ہیں۔ سو اس کے یہ معنے ہیں کہ خدا اپنی قوّت کے ساتھ شخص مستغفر کی فطری کمزوری کو ڈھانک لے۔ لیکن بعد اس کے عام لوگوں کے لئے اس لفظ کے معنے اور بھی وسیع کئے گئے ہیں اور یہ بھی مُراد ہے کہ خدا گناہ کو جو صادر ہو چکا ہو ڈھانک لے۔ لیکن اصل اور حقیقی معنے یہی ہیں کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مستغفر کو جو استغفار کرتا ہے فطری کمزوری سے بچاوے اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے اور اپنے علم سے علم عطا کرے اور اپنی روشنی سے روشنی دے۔ ... جیسا کہ خدا نے ابتداء سے انسان کو زبان، آنکھ، دل، کان وغیرہ عطا کئے ہیں ایسا ہی استغفار کی خواہش بھی ابتداء سے ہی عطا کی ہے اور اس کو محسوس کرایا ہے کہ وہ اپنے وجود کے ساتھ خدا سے مدد پانے کا محتاج ہے۔ اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ فرمایا واستغفر لذنبك وللمؤمنین والمؤمنات۔ یعنی خدا سے درخواست کر کہ تیری فطرت کو بشریت کی کمزوری سے محفوظ رکھے اور اپنی طرف سے فطرت کو ایسی قوّت دے کہ وہ کمزوری ظاہر نہ ہونے پاوے اور ایسا ہی اُن مردوں اور عورتوں کیلئے جو تیرے پر ایمان لائے ہیں بطور شفاعت کے دُعا کر تا جو فطری کمزوری سے اُن سے خطائیں ہوتی رہیں ان کی سزا سے وہ محفوظ رہیں اور آئندہ زندگی اُن کی بھی گناہوں سے محفوظ ہو جائے۔" (ریویو آف ریلیجنز اُردو جلد اوّل صفحہ ۱۹۲)

استغفار کی اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی رحمت کے جذب کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے فاستغفروا اللہ واستغفر لهم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ (النساء) یعنی اگر وہ اللہ سے بخشش چاہتے اور رسول (بھی) اُن کے حق میں بخشش طلب کرتا تو وہ ضرور اللہ کو بہت شفقت کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنیوالا پاتے!۔ پھر اللہ تعالیٰ نے خود سیدالمعصومین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا کہ فسبح بحمد ربك واستغفره انه كان توابا۔ یعنی اے رسول! تو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ ساتھ اسکی پاکیزگی بیان کرنے میں بھی مشغول ہو جائیو! اور اس (یعنی خدا) سے (مسلمانوں کی تربیت میں جو کوتاہیاں ہوئی ہوں ان پر) پردہ ڈالنے کی دُعا کیجئو وہ یقیناً اپنے بندے کی طرف رحمت کے ساتھ لَوٹ لَوٹ کر آنے والا ہے۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سچّے دل سے استغفار کرتے ہوئے اپنے گناہوں پر نادم ہوتا ہے اور اسے حقیقی معنوں میں توبہ کرنے کی توفیق میسّر آتی ہے، اللہ تعالیٰ اُسکے تمام گذشتہ گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا اُس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ چنانچہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ سچّی توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ جب اللہ تعالےٰ کسی انسان سے محبّت کرتا ہے تو گناہ اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یعنی گناہ کے محرکات اُسے بدی کی طرف مائل نہیں کر سکتے اور گناہ کے بد نتائج سے اللہ تعالیٰ اُسے محفوظ رکھتا ہے۔ پھر حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ آیت پڑھی کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنیوالوں سے محبّت کرتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! توبہ کی علامت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ندامت اور پشیمانی علامتِ توبہ ہے۔"

اس حدیثِ نبویؐ سے معلوم ہوا کہ سچّے دل سے استغفار کرنے اور اپنے گناہوں پر ندامت و پشیمانی محسوس کرتے ہوئے آئندہ کیلئے اُن سے بچنے کا ارادہ اور عہد کرنے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کے تمام گذشتہ گناہوں کو معاف کرکے اُسے ایسا بنا دیتا ہے کہ گویا اُس نے کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ گویا استغفار اور توبہ گذشتہ تمام کمزوریوں اور گناہوں کی تلافی کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے بشرطیکہ ہم محض زبان سے استغفر اللہ استغفر اللہ کا وِرد نہ کریں بلکہ دردِ دل کیساتھ ایسا کریں۔

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بھی اُس کے فضلوں کو کھینچنے اور اپنے وجودوں کو اُس کے فضلوں کا مورد بنانے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ آپؐ کی زبان مبارک پر ہر وقت تسبیح و تحمید کے کلمات جاری رہتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے:۔

جب بھی آپؐ نماز پڑھتے تو اس میں بکثرت یہ دعا مانگتے تھے کہ اے ہمارے پروردگار! تُو پاک ہے ہم تیری حمد کرتے ہیں۔ اے میرے اللہ! تُو مجھے بخش۔ (بخاری کتاب التفسیر)

آپؐ اتنے جوش اور جذبہ کے ساتھ تسبیح و تحمید کے کلمات دُہرایا کرتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ مَیں نے دیکھا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تسبیح و تحمید کے کلمات کو بار بار اور بڑے جوش کے ساتھ یُوں دُہراتے تھے کہ ہمیں یہ محسوس ہوا کہ جس منبر پر آپؐ کھڑے ہیں وہ لرزنے لگا ہے اور ہمیں یہ خیال ہوا کہ کہیں آپؐ منبر پر سے خدانخواستہ گر ہی نہ جائیں۔ (مسند احمد)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور رنگ میں بھی استغفار کی اہمیت واضح فرمائی ہے۔ حضور استغفار کے شرائط اور آداب اور اس ضمن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمّت کی مغفرت کے لئے جو دُعائیں فرمائی ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"(اللہ تعالیٰ نے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اُمّتِ مسلمہ کے لئے استغفار میں مشغول ہو جاؤ اور مومنوں کو یہ کہا کہ ایک دوسرے کے لئے استغفار کرو اور ساتھ ہی ان کو یہ بھی بتایا کہ صرف استغفار کافی نہیں جب تک تم دو شرطوں کو پُورا نہ کرو۔ ایک شرط یہ کہ استغفار اِس رنگ میں کرو جس رنگ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں بتایا ہے اور اپنی طرف سے استغفار کے طریقے ایجاد کرنے کی کوشش نہ کرو بلکہ جو طریقے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے ہیں انہیں طریقوں سے تم استغفار کرو۔ اور دُوسری شرط یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تمہارے لئے استغفار کر رہے ہوں۔ اگر تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریق پر استغفار کرو گے اور تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استغفار کے خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مستحق ٹھہرو گے تو اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت کی چادر میں تمہیں لپیٹ دیگا اور تم انفرادی حیثیت میں بھی اور اجتماعی حیثیت میں بھی گناہ کے وقوعہ کے بعد یا گناہ کے وقوعہ سے پہلے اس کے امکان اور امکانی مضرّتوں سے محفوظ کر دیئے جاؤ گے۔" (الفضل ۲۹ اگست ۱۹۷۵ء)

"تمہاری دُعا قبول نہیں ہو سکتی جب تک کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا اس دعا کے ساتھ شامل نہ ہو۔ اس لئے ضروری ہے کہ انسان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رُوحانی طور پر پہنچے اور آپؐ کی خدمت حاضر ہو کر آپؐ کا قُرب پا کر اور استغفار کی راہیں سیکھ کر استغفار کرے اور اپنی زندگی کو اِس رنگ میں گذارے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے استغفار کا خدا تعالیٰ کی نگاہ میں وہ مستحق بن جائے جبتک یہ نہ ہو اُسوقت تک اُمّتِ مسلمہ کے افراد خدا تعالیٰ کے توّاب ہونے اور رحیم ہونے کے جلوے نہیں دیکھ سکتے۔"

(الفضل ۲۹ اگست ۱۹۷۵ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح معنوں میں استغفار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاحکام تحت انوار القرآن

زکوٰۃ

مکرم ملک سیف الرحمن صاحب فاضل ربوہ

(۴)

سوال:- شروع سال میں نصاب کے برابر رقم تھی پھر سال کے دوران میں اس میں اضافہ ہوتا رہا ایسی زیادتی کی زکوٰۃ کے بارہ میں کیا حکم ہے

جواب: اگر سال کے دوران میں سرمایہ بڑھ جائے مثلاً ۱۰ کا ۱۵ ہزار ہو جائے۔ تو زکوٰۃ ۱۵ ہزار پر عائد ہوگی خواہ پانچ ہزار روپیہ ایسا ہو جو سال گذرنے سے ایک دو ماہ ہی پہلے میسر آیا ہو۔ غرض زائد آمدن نفع سرمایہ کے تابع ہوگی اور اس کے لئے سال گذرنے کی شرط نہیں ہوگی

سوال:- کیا سیکورٹی اور پراویڈنٹ فنڈ و میعادی امانت (فکسڈ ڈیپازٹ) زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہیں! امانت تابع قرضہ (Current Account) کے بارہ میں کیا حکم ہے

جواب:- قرض میعادی امانت۔ سیکورٹی ضمانت میں دی ہوئی رقم اور پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ البتہ جس سال یہ رقوم وصول ہوں اس سال کی زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے۔

امام مالکؒ اپنی کتاب موطا میں فرماتے ہیں:-

الامر الذی لا اختلاف فیہ عندنا فی مسئلۃ الدین ان صاحبہ لا یزکیہ حتی یقبضہ وان اقام عند الذی ھو علیہ سنین ذوات عدد ثم قبضہ صاحبہ لم یجب علیہ الا زکوٰۃ واحدۃ

(موطا المسالک شرح موطا مالک ص۱۷۱)

یعنی مدینہ کے علماء کے نزدیک یہ مسئلہ متفق علیہ ہے کہ جو قرض مقروض کے پاس کئی سال تک رہے اس پر زکوٰۃ نہیں البتہ جس سال یہ قرض وصول ہو صرف اس سال کی مالک کو زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی خواہ سال پورا نہ گذرا ہو اور جو حال قرض کا ہے وہی میعادی امانت اور سیکورٹی وغیرہ کا ہے امام مالکؒ نے اپنے مسلک کی تائید میں حدیث بھی پیش کی ہے علاوہ ازیں زکوٰۃ کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ مال مالک کے پاس بند نہ پڑا رہے اور وہ مجبور ہو کر اسے کاروبار میں لگائے یا کسی دوسرے کو اس سے استفادہ کرنے دے ورنہ زکوٰۃ اسکے مال کو کھا جائے گی ظاہر ہے کہ قرض۔ میعادی امانت وغیرہ کی صورت میں یہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے اسلئے ایسے سرمایہ پر زکوٰۃ نہیں ہے نیز ایسے حالات میں اگر زکوٰۃ ضروری ہو تو کچھ عرصہ کے بعد سارا قرض اور ساری امانت زکوٰۃ میں ختم ہو جائے گی حالانکہ شریعت کا یہ منشاء نہیں۔

قرض پر زکوٰۃ

"ایک شخص کا سوال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہوا کہ جو روپیہ کسی شخص نے کسی کو قرضہ دیا ہوا ہے کیا اسکو زکوٰۃ دینی لازم ہے فرمایا نہیں

(البدر ۱۲ر فروری ۱۹۰۷ء)
(فتاویٰ مسیح موعودؑ ص۱۲۸)

مکانات و جواہرات پر زکوٰۃ

سوال پیش ہوا کہ پانچسو روپیہ کا حصہ ایک مکان میں ہے کیا اس حصہ پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا جواہرات و مکانات پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔"

(بدر ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء)
(فتاویٰ مسیح موعودؑ ص۱۲۸)

مکان اور تجارتی مال پر زکوٰۃ

ایک شخص کے سوال کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مکان خواہ کتنے ہزار روپیہ کا ہو اس پر زکوٰۃ نہیں اگر کرایہ پر چلتا ہو تو آمد پر زکوٰۃ ہے ایسا ہی تجارتی مال پر جو مکان میں رکھا ہے زکوٰۃ نہیں حضرت عمرؓ چھ ماہ کے بعد حساب کر لیا کرتے تھے اور روپیہ زکوٰۃ نکالی جاتی تھی۔

(البدر ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء)
(فتاویٰ مسیح موعودؑ ص۱۲۸)

جماعتی چندہ اور زکوٰۃ

سوال:- اگر چندہ عام یا چندہ وصیت دینے والا یہ نیت کرے کہ اس میں اس قدر حصہ زکوٰۃ بھی شامل ہے تو پھر کیا زکوٰۃ کی علیحدہ طور پر ادائیگی کی ضرورت نہیں؟

جواب:- زکوٰۃ تو کم از کم مالی صدقہ ہے جو ہر صورت میں خواہ ضرورت ہو یا نہ ہو صاحب نصاب کو ادا کرنا اور خلیفہ وقت کی وساطت اور اجازت سے خرچ کرنا ہوتا ہے لیکن چندہ کی بنیاد جماعتی فیصلہ اور ضرورت پر ہے اگر سلسلہ کو ضرورت ہے تو چندہ لگے گا ورنہ نہیں لگے گا۔ ان وجوہات کی بناء پر زکوٰۃ کو چندہ میں محسوب کرنا مرکزی بیت المال کی ہدایت کے خلاف ہے۔

مصارف زکوٰۃ

شروع اسلام میں اسلامی حکومت کے محصل جو زکوٰۃ وصول کرتے وہ مقامی ضروری اخراجات کے لئے مناسب رقم چھوڑ کر باقی مرکزی بیت المال میں پہنچا دیتے اور مرکزی بیت المال اللہ تعالیٰ کے رسول اور آپ کے بعد خلیفۂ وقت کی ہدایت کے مطابق مقررہ مصارف میں اسے خرچ کرتا تھا تاہم اصولاً زکوٰۃ کی آمد ان تمام اخراجات کے لئے ہے جو حکومت کو پیش آتے ہیں۔ اگر ہم حکومت اسلامیہ کی وہ ذمہ داری مانیں جس کے پیش نظر حضرت عمرؓ نے سب کے گذارے کے سامان بہم پہنچنے کے انتظامات کئے تھے تو اس کے ساتھ یہ بھی ماننا پڑیگا کہ زکوٰۃ حکومت کی مختلف قسم کی ذمہ داریوں پر خرچ کی جا سکتی ہے۔ گو اس کے پہلے اور زیادہ حقدار غرباء ہیں بہرحال زکوٰۃ کہاں خرچ کی جائے اس کے مستحق کون لوگ ہیں اس بارہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ارشاد میں رہنمائی فرمائی ہے۔

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

توبہ ۶۰

صدقات تو صرف فقراء اور مساکین کے لئے ہیں اور ان کے لئے جو ان صدقات کو جمع کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں نیز ان کے لئے جن کے دلوں کو اپنے ساتھ جوڑنا مطلوب ہو اور اسی طرح قیدیوں اور قرضداروں کے لئے اور ان کے لئے جو اللہ کے راستہ میں جنگ کرتے ہیں اور مسافروں کے لئے یہ فرض اللہ کا مقرر کردہ ہے اور اللہ بہت جاننے والا اور بڑی حکمت والا ہے۔

اس آیت میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کئے گئے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے

فقراء

فقیر کی جمع ہے اور اس سے مراد وہ حاجتمند ہے جو اپنا گذارہ چلانے کے لئے دوسروں کی مدد کا محتاج ہے۔ روزمرہ کی پیٹ پوجا کے لئے بھی اس کے پاس کچھ نہیں۔

مساکین

مسکین کی جمع ہے اور اس سے مراد وہ ضرورتمند ہے جسے حالات نے بٹھا دیا ہو۔ بے دست و پا کر دیا ہو گویا صورت حال کے ہاتھوں وہ ناکارہ ہو کر رہ گیا ہو۔ مثلاً ایک اچھا بھلا کاریگر ہے لیکن اپنے فن سے کام لینے کے لئے جن آلات کی ضرورت ہے وہ اسکے پاس نہیں اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ وہ کہیں سے مہیا کر سکتا ہے
مسکین کے ایک معنے یہ بھی ہیں کہ وہ کسی سے اپنی حالت بیان نہیں کرتا اپنی غربت کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیتا گویا آیت قرآنیہ

تَحْسَبُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا
(البقرہ ۲۷۴)

کی تصویر ہے۔
اس آیت میں حکومت کو بھی یہ توجہ دلائی گئی ہے کہ اُسے یہ طریق اختیار نہیں کرنا چاہیئے کہ جو واویلا کرے اس کا مطالبہ مان لیا جائے اور جو ضرورتمند ہونے کے باوجود خاموش رہے اُسے نظر انداز کر دیا جائے

کارکنان وصولی و تقسیم زکوٰۃ

زکوٰۃ کی وصولی اور اس کی تقسیم کا انتظام کرنے والے کارکنان کو مد زکوٰۃ سے گذارہ دیا جا سکتا ہے۔ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا سے یہی لوگ مراد ہیں غرض زکوٰۃ کے نظم و نسق کے کارکن اور محکمہ مال کے کارندے زکوٰۃ کی آمد سے گذارا لینے کے حقدار ہیں۔

مؤلفۃ القلوب

حوصلہ افزائی اور سہارا دینے کے لئے کچھ خرچ کرنا خواہ اس کا مقصد کسی کو اسلام سے مانوس کرنا ہو یا ملک وملت کے سیاسی مفاد اس کے مقتضی ہوں مثلاً کسی علاقہ میں کچھ لوگ مسلمان ہوتے ہیں جس کی وجہ سے مخالفوں نے ان کے کاروبار کو برباد کر دیا ہو یا اسلام کی طرف میلان رکھتے ہوں لیکن اپنی مشکلات سے ڈرتے ہوں ایسے لوگوں کی تالیف قلوب کے لئے زکوٰۃ کی مد سے خرچ بالکل روا اور بجا ہوگا۔

الرقاب:-

"رقبۃ" کی جمع ہے اس کے معنے گردن کے ہیں۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ کسی کی گردن حوادثِ زمانہ کی وجہ سے دوسرے کے قبضہ میں آگئی ہو وہ اُس کی مرضی کے بغیر ہل جل نہ سکتا ہو۔ جیسے دشمن کے ہاتھ میں قید ہو گیا ہو یا قرض میں اُس کا رُواں رُواں ڈوب چکا ہو اور قرضخواہوں نے اس کا ناطقہ بند کر رکھا ہو۔ ایسے شخص کی زکوٰۃ کی مد سے گلو خلاصی کرائی جا سکتی ہے۔

غارمین:-

وہ جس پر ناگہانی حادثہ کی وجہ سے چٹی پڑ گئی ہو۔ غلطی سے وہ کسی کا بھاری نقصان کر بیٹھا ہو اور اس کی ذمہ داری اس پر آ پڑی ہو یا اس کے کسی عزیز نے کوئی غلطی کی ہو اور اس کی چٹی اس نے اپنے ذمہ لے لی ہو۔ ایسے مصیبت زدہ کی مدد زکوٰۃ کی آمد سے کی جا سکتی ہے۔

سبیل اللہ

اللہ کی راہ سے مراد ایسے تمام کام جو اسلام اور مسلمانوں کی بہبود، ان کی تنظیم، حفاظت اور استحکام اور دوسری شہری ضروریات کے لئے حکومت اور جماعت کو کرنے پڑتے ہیں۔ یہ سب ضروریات زکوٰۃ کی مد سے پوری کی جا سکتی ہیں۔

ابن السبیل

ابن السبیل سے مراد مسافر ہے۔ مسافروں کی فوری اور مستقل ضروریات زکوٰۃ کی مد سے پوری کی جا سکتی ہیں مثلاً سرائیں اور رہائش گاہیں بنانا، رستہ کی حفاظت کے لئے چوکیاں قائم کرنا۔ سڑکیں اور پل بنانا، دفتر معلومات کھولنا، مختصر یہ کہ اغراض و سیر و سیاحت کے فروغ کے لئے ضروری اخراجات اس مد سے ادا کئے جا سکتے ہیں۔

عام ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے یہ آٹھ مصرف بیان فرمائے ہیں اور یہ اصولی راہنمائی ہے۔ ورنہ امام وقت کو یہ اختیار ہے کہ اگر حالات کا تقاضا ہو تو ساری کی ساری زکوٰۃ ان میں سے کسی ایک مصرف پر خرچ کی جائے تو ایسا کرنا جائز اور منشاء شریعت کے عین مطابق ہے۔

سیّد کے لئے زکوٰۃ

سوال ہوا کہ غریب سید ہو تو کیا وہ زکوٰۃ لینے کا مستحق ہوتا ہے یا نہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اصل میں منع ہے اگر اضطراری حالت ہو فاقہ پر فاقہ ہو تو ایسی مجبوری کی حالت میں جائز ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ

حدیث سے فتویٰ تو یہ ہے کہ نہ دینی چاہیئے اگر سید کو اور قسم کا رزق آتا ہو تو اسے زکوٰۃ لینے کی ضرورت ہی کیا ہے ہاں اگر اضطراری حالت ہو تو اَور بات ہے

(الحکم ۲۴ر اگست ۱۹۰۷ء ص)
(فتاویٰ مسیح موعود ص۱۲۷)

سوال: کیا مفلس سید کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے؟
۲۔ کیا زکوٰۃ کی رقم سے تعلیم قرآن کے اداروں میں سید معلّم کو بطور تنخواہ دینی جائز ہے؟
۳۔ کیا کسی سید بچے کی تعلیم پر زکوٰۃ کی رقم خرچ کی جا سکتی ہے؟

جواب: زکوٰۃ مرکز کی وساطت سے خرچ ہونی چاہیئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے عہد مبارک میں بھی یہ طریق جاری تھا اگر کسی مقامی مستحق کی امداد کرنا مقصود ہو یا کوئی جماعت یا فرد زکوٰۃ کی ساری رقم کو مقامی طور پر خرچ کرنا چاہتا ہو تو پھر پہلے سے اس کی اجازت مرکز سے منگوا لینی چاہیئے

۱۔ غریب سید کو زکوٰۃ دینے کی اجازت کا دارومدار خلیفۂ وقت کی مرضی پر ہے۔ سوال مدد کا ہے جو خواہ کسی طرح سے ہو بالکل الگ امر ہے۔ دراصل آغاز اسلام میں بیت المال کی آمد کی مختلف مدات تھیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریبی رشتہ داروں کی مدد زکوٰۃ کی بجائے دوسری مدات سے کی جاتی تھی اور زکوٰۃ کی مد اُن پر خرچ نہیں ہوتی تھی لیکن جب یہ انتظام باقی نہ رہا تو پھر یہ تمیز اُٹھ گئی چنانچہ فقہ کے مشہور بزرگ حضرت امام ابو حنیفہؒ نے یہی فتویٰ دیا ہے۔

(نیل الاوطار کتاب الزکوٰۃ ص۱۷۳ ج۴
شرح معانی الآثار ص۱۳ ج۲)
رد المحتار شامی ص۱۰۲ ج۳

۲۔ قرآن کی تعلیم دینے والے استاد کو بطور تنخواہ زکوٰۃ کی مد سے رقم دی جا سکتی ہے۔
۳۔ غریب طالبعلموں کو زکوٰۃ کی مد سے وظائف دئے جا سکتے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدینؓ کے بعد حالات چونکہ بدل گئے ہیں اس لئے بعض آئمہ نے حالات کی تبدیلی سے مجبور ہو کر اضطرار کے پیش نظر جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بھی اضطرار کا ہی پہلو اختیار فرمایا ہے مطلقاً جواز کا نہیں یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تفسیر کبیر میں مسلمانوں کی اس غفلت پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے اور اسے قومی انحطاط کا اہم سبب قرار دیا ہے۔

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی سالانہ اجتماع ۲۲-۲۳-۲۴ر اکتوبر ۱۹۷۶ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ خدام اپنے اجتماع میں شمولیت کی تیاری فرمائیں۔
(مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین کرام مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

جملہ مجالس کو فارم تشخیص بجٹ آمد برائے سال ۵۵-۵۶ ہش (۱۹۷۶-۷۷) بھجوائے جا رہے ہیں۔ فہرست تجنید کے لئے فارم بھی ساتھ ارسال خدمت ہیں۔ براہ مہربانی ضروری کوشش فرما کر ۵ تبوک (ستمبر) تک ہر دو قسم کے فارم پُر کروا لیں اور مرکز میں ارسال فرمائیں۔ تشخیص اور تجنید کا کام ایک ساتھ انجام پانا ضروری ہے خدا تعالیٰ آپ کی کوشش میں برکت ڈالے۔ آمین۔
(مہتمم مال و تجنید)

درخواست دُعا

مکرم کرنل محمد سعید صاحب لاہور چھاؤنی اپنے دو بچوں کی میٹرک میں اعلیٰ کامیابی پر بطور شکرانہ مساجد ۲۵/- روپے بھجواتے ہوئے مطلع فرماتے ہیں
"عزیزم زبیر احمد جو دائیں ہاتھ سے معذور ہے نے ... ۶۰۹/۹۰۰ اور اس کے چھوٹے بھائی عزیزم سہیل سعید نے ۷۶۵ حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے"
اللہ تعالیٰ ان بچوں کو روشن اور بابرکت مستقبل عطا فرمائے اور قرۃ العین بنائے۔
(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۶۳۳

میں سلمیٰ بیگم ظفر زوجہ ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب۔ قوم گکھڑ۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۳۸ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر مبلغ ۳۰۰۰/- روپے
(۲) زیورات طلائی وزن دس تولہ مالیتی ۵۵۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۸۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سلمیٰ بیگم ظفر اہلیہ راجہ نذیر احمد ظفر صاحب دارالصدر شمالی ربوہ۔
گواہ شد۔ راجہ نذیر احمد ظفر خاوند موصیہ دارالصدر شمالی ربوہ۔
گواہ شد۔ قاضی عبدالسلام بھٹی صدر موصیان۔ دارالصدر شمالی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۶۳۴

میں صغریٰ بیگم زوجہ مرزا محمد لطیف صاحب۔ قوم مغل۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۶ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپے
۲۔ سلائی مشین ایک عدد قیمت ۱۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ صغریٰ بیگم اہلیہ مرزا محمد لطیف صاحب محلہ دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ۔
گواہ شد۔ مرزا خلیل احمد قمر ولد مرزا محمد لطیف صاحب دارالنصر غربی ربوہ۔
گواہ شد۔ مرزا محمد لطیف ولد مرزا محمد شفیع صاحب دارالنصر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۶۳۵

میں ثمر شیریں بنت ایس امیر احمد صدیقی صاحب۔ قوم صدیقی۔ پیشہ طالب علم۔ عمر ۲۱ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۱۰ تولہ مالیتی ۵۰۰۰/- روپے۔
۲۔ زیور نقرئی وزنی ۵½ تولہ مالیتی ۵۵/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ ثمر شیریں بنت ایس امیر احمد صاحب ۱۲۰ عمر کالونی مغلپورہ لاہور۔
گواہ شد۔ ڈاکٹر محمد شفیع صدر موصیان وصیت ۲۳۸۳۔
گواہ شد۔ اثمار احمد نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۶۳۶

میں محمود احمد ولد غلام نبی صاحب۔ قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال۔ بیعت ۶/۱۲/۷۵ ساکن ریان پورہ۔ ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۶/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۷۵/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمود احمد ولد غلام نبی صاحب c/o محمد بشیر برٹ ہوٹل نزد راوی ریان ملز کالا شاہ کاکو ضلع شیخوپورہ۔
گواہ شد منشی نور حسین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مریدکے۔
گواہ شد۔ مبارک احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ مریدکے۔

مسل نمبر ۲۲۶۳۷

میں امۃ الحفیظ زوجہ ملک منظور الحق صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۷ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۴/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الحفیظ زوجہ ملک منظور الحق صاحب ۱۴۷ شالیمار لنک روڈ مغلپورہ لاہور۔
گواہ شد۔ ملک مظفر احمد ابن ڈاکٹر ظفر حسین صاحب صدر موصیان مغلپورہ لاہور۔
گواہ شد۔ ملک منظور الحق (خاوند موصیہ)

مسل نمبر ۲۲۶۳۸

میں مطیع اللہ خان ولد حبیب اللہ خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال۔ ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ سکنی اراضی واقعہ باجوال ضلع شیخوپورہ رقبہ ۵ مرلہ قیمت ۴۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ مطیع اللہ خان ولد حبیب اللہ خان صاحب مکان ۳۸-۵۵ ملک پارک بلال گنج لاہور۔
گواہ شد۔ محمد اسحاق چوہدری وصیت ۱۲۹۱۳ کرشن نگر لاہور۔
گواہ شد۔ الطاف حسین وصیت ۸۶۸۹ سنت نگر لاہور۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری نادر علی صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر تحریک جدید محلہ دارالنصر غربی کچھ عرصہ سے سینہ میں درد اور بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ گو پہلے سے کچھ افاقہ ہے مگر یہ تکالیف ابھی جاری ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ درد مندانہ درخواست دعا ہے۔

منیر احمد کارکن الفضل
دارالنصر غربی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ میں واقفینِ زندگی طلباء کا داخلہ

امسال جامعہ احمدیہ میں واقفینِ زندگی طلباء کے داخلہ کا انٹرویو انشاء اللہ موسمی تعطیلات کے بعد ہوگا۔ انٹرویو کی تاریخ کا اعلان بعد میں عنقریب کر دیا جائے گا۔

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ:۔

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالبعلم برائے تعلیم بھجوائے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:۔

"ہمارے احمدی نوجوان زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کریں اور یہاں مرکز میں رہ کر تربیت حاصل کریں اور اس کے بعد بیرونِ پاکستان تبلیغِ اسلام کا فریضہ ادا کریں۔ اس وقت ایک تو ہمارا طریق جامعہ احمدیہ میں داخل کر کے باقاعدہ مربی بنانے کا ہے۔ لیکن جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور ایک لمبے عرصہ تک تعلیم ختم کر کے وہ باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے مَیں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضرورت کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کرتے۔"

(الفضل ۸؍جون ۱۹۶۶ء)

نیز حضور فرماتے ہیں کہ:۔

"ہم نے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے اور قرآن کریم کی اشاعت کے لئے...... جماعت کو اس وقت جتنے واقفین کی ضرورت ہے اتنے نہیں آرہے۔ باہر کا ہر ملک لکھ رہا ہے کہ یہاں لوگ ہماری طرف متوجہ ہو رہے ہیں، مبلغ کم ہیں ہماری طرف مبلغ بھجوائیں۔ مَیں نے مٹی یا آٹے کے بُت بنا کر تو نہیں بھیجنے جب تک جماعت اپنے بچے وقف نہ کرے گی...... اُس وقت تک دنیا کی اور جماعت کی ضرورت پوری نہیں ہو سکتی۔"

(الفضل ۵ اردسمبر ۱۹۶۶ء)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف۔ اے، بی۔ اے، ایم۔ اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

امید ہے کہ تمام ضلعوں کے امراء کرام طلباء کو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کی تلقین فرمائیں گے۔ اس سلسلہ میں کماحقہٗ کوشش فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر تعلیم)

اسلام کا ایک اہم رُکن

زکوٰۃ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ایک خاصی تعداد ایسے افراد کی ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے دینی دولت کے ساتھ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہے اور ایک بڑی اکثریت کو ادائیگی زکوٰۃ کی توفیق بھی مل رہی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

لیکن جماعت میں بعض ایسے احباب بھی ہیں جن سے زکوٰۃ ادا کرنے میں غفلت ہو جاتی ہے۔ حالانکہ فریضۂ زکوٰۃ اسلام کا وہ اہم رکن ہے جس کی ادائیگی کا قرآن شریف میں بار بار حکم ہے۔

پس ایسے احباب جن پر زکوٰۃ واجب ہے ازراہِ کرم اسکی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ امراء اصحاب، صدرانِ جماعت اور سیکرٹریانِ مال کی خدمت میں التماس ہے کہ صاحبِ نصاب احباب کو مسائل سے بخوبی آگاہ فرمائیں اور ان سے زکوٰۃ وصول کر کے مرکز میں جلد بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

تحریکِ وقفِ جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ۳؍جنوری ۱۹۵۸ء کے خطبہ جمعہ میں وقفِ جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"پس مَیں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد اس وقف کی طرف توجہ کرے اور اپنے آپ کو ثواب کا مستحق بنائے۔ یہ مفت کا ثواب ہے جو تمہیں مل رہا ہے۔ اگر تم اسے نہیں لوگے تو یہ تمہاری بجائے دوسروں کو دیدیا جائیگا۔" (الفضل ۱۱؍جنوری ۱۹۵۸ء)

وقفِ جدید اشاعتِ اسلام اور جماعت کی دینی تعلیم و تربیت کی غرض سے اعلیٰ دماغی صلاحیت کے مالک مخلص واقفینِ زندگی کو ہر وقت خوش آمدید کہتی ہے نیز احباب جماعت سے توقع رکھتی ہے کہ وہ اس تدریسی اور تربیتی نظام کو وسعت دینے کے لئے وقفِ جدید کی زیادہ سے زیادہ مالی اعانت فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

لجنہ کے مالی سال کے اختتام میں دو ماہ باقی رہ گئے ہیں مگر بعض لجنات ایسی ہیں جن کی طرف سے آج تک بالکل چندہ موصول نہیں ہوا۔ گزشتہ ماہ ایسی تمام لجنات کو چندہ کی یاددہانی کی چٹھیاں بھجوائی گئی ہیں۔ ان یاددہانیوں کے نتیجہ میں ایسی ۴۶ لجنات کی طرف سے چندہ موصول ہوا ہے جن کی طرف سے پہلے چندہ نہیں آیا تھا۔ اس تعداد میں وہ لجنات شامل نہیں جو باقاعدگی سے چندہ دیتی ہیں لیکن پھر بھی ۲۰۹ لجنات ایسی ہیں جنکی طرف سے دورانِ سال کوئی چندہ موصول نہیں ہوا۔ اب ان نادہندہ لجنات کو پھر یاددہانی کی چٹھیاں بھجوائی جا رہی ہیں۔ جس جس لجنہ کو یہ چٹھی ملے وہ براہِ مہربانی اب سارے سال کا چندہ ممبری، اجتماع اور ناصرات کا چندہ اکٹھا کر کے فوری بھجوائیں۔ چونکہ مالی سال ختم ہو رہا ہے اس لئے آپ کوشش کریں کہ آپ کی لجنہ نادہندہ کی فہرست میں نہ ہو بلکہ چندہ ادا کرنے کی صورت میں ان لجنات میں شامل ہو جن کے نام اجتماع کے موقعہ پر تفصیل چندہ جات میں شائع کئے جاتے ہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

هُوَالشَّافِی

دانت مت نکلوائیے

رسالہ دانتوں کی حفاظت ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔ اس میں پائیوریا (ماسخورہ) کیریز (دانتوں کے گھُن) اور دانت درد کا مفصّل علاج وغیرہ درج ہے۔

کیور ٹو میڈیسن کمپنی

ڈاکٹر راجہ ہومیو۔ گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

مطب

اپنی جملہ طبّی ضروریات اور طبّی مشورہ کیلئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک، شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصّل حالاتِ بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۸۴۴

احمدیہ ٹریول ایجنسی

امریکہ۔ ہالینڈ۔ مغربی جرمنی۔ ڈنمارک لندن۔ سوئٹزرلینڈ اور مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری رعائتی ٹکٹوں کی بکنگ نیز ویزا کے حصول کے لئے آج ہی رجوع فرمائیں!

انڈس ٹریول سروس

ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴